یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

## اخبار اہل حدیث

جلد ۵ — نمبر ۴۳

### اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

### قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

### شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵
والیان ریاست سے ۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے ۴
عام خریداروں سے ۲ — ششماہی ۱۲
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ — ششماہی ۳ شلنگ

### اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

## اسلام کے نادان دوست اور دانا دشمن

تراا ژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

اسلام بھی کیسی ایک زبردست طاقت ہے کہ ایک طرف تو اس کے نادان دوست اسکو بدنام کرنے میں کمی نہیں کرتے دوسری طرف اسکے دانا دشمن گھات میں ہیں تاہم بحمد اللہ اسلام، ان دونوں کی مخالفت سے بچکر اپنی اصلی طاقت کے ساتھ ترقی پر ہے۔

آج ہم اس عنوان کا ثبوت دو مختلف مذاق کے اخباروں سے دیتے ہیں ایک تو حضرت مسلمان ہیں مگر یہ نہیں کہ مسلمان ہو کر کوئی مذہبی علوم کے باخبر عالم ہیں نہیں بلکہ صرف مسلمان ہیں۔ دوسرے مہاشہ آریہ۔ مسلمان سے مراد ہماری ایڈیٹر اخبار زمیندار ہیں جنہوں نے ایک پرچہ میں ایک پیر صاحب کی کرامت ان لفظوں میں لکھی تھی کہ:-

"پچھلے دنوں جب ہم نے اپنے چاہ سے آبپاشی کے لئے ولایت سے پمپ منگایا تو ہمارا مستری ایک ہفتہ سے زائد عرصہ تک ہر چند کوشش کرتا رہا اور حیران ہوتا رہا مگر پمپ نے کام نہ دیا۔ اور پانی نہ نکلا۔ اتفاقاً ایک دن حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب کرم اللہ تشریف لائے ہم نے آپ کو پمپ کا قصہ سنایا اور دعا کی درخواست کی آپ نے خاص اس جگہ جہاں پمپ نصب تھا پہنچ کر اس پر دم کیا اور فرمایا کہ کسی آدمی کو پمپ لگانے کے لئے منگواؤ دوسری صبح جلدی محمد قاسم صاحب ٹال والے آئے انہوں نے پمپ کے ایک پردہ کو تھوڑی حرکت دی اور پانی آنا شروع ہو گیا۔ ہماری نئی روشنی کے نوجوان دیکھیں گے کہ مولانا کے دم کا اس میں کیا دخل ہے محمد قاسم نے پردہ کو موقعہ پر رکھدیا اور پمپ چل پڑا لیکن ہماری رائے میں دعا اسباب حصول مقاصد کے اجتماع کا ایک ذریعہ ہے خدا تعالیٰ مطلق ہے اور

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ ۱۲ منیجر

ہماری مرادون کو براہ راست آسمان سے آ کر سو دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ مسبب الاسباب ہونا بھی منجملہ صفات باری تعالےٰ ہے اس لئے مستجاب الدعوات بزرگون کی دعا بھی بذریعہ اسباب ہے۔ پوری کرتا ہے۔ روایت ہے۔ کہ ظہور اسلام سے پیشتر جب دریائے نیل طغیانی پر آتا تھا۔ اور قحط کا اندیشہ ہوتا تھا۔ تو لوگ دیوی دیوتاؤن کو قربانیان اور نذرین چڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عمر نے ان لوگون کو اس فعل سے روکا۔ اتفاقاً دریا نہ چڑھا۔ حضرت عمر نے دریائے نیل کے نام ایک حکمنامہ لکھدیا۔ کہ اگر تو دیوی دیوتاؤن کے حکم سے چلتا ہے تو بیٹھ رہ۔ لیکن اگر خدا کے حکم سے چلتا ہے تو تجھے بڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ یہ حکمنامہ دریا مین ڈالا گیا۔ اور دریا فوراً چڑھ آیا۔ یا یون کہو کہ اس رقعہ کے ڈالنے سے خدا نے وہ اسباب جمع کر دیئے۔ جو دریا کی طغیانی کا باعث ہوتے تھے۔ ورنہ خدا مین یہہ قدرت بھی ہے۔ کہ دریا کے چڑھنے کے بغیر ہی فصلون کو تر و تازہ کر دے مگر یہ امر اس کی عادت کے خلاف ہو۔

اس بیان مین ایڈیٹر موصوف نے جو کچھ لکھا تھا محض اپنا اعتقاد ظاہر کرنا پیر پرستی کا تھا ورنہ خود انکا ضمیر خائف ہے کہ مخالف ہمارے پیر کی اس کرامت پر ہنسی اڑائینگے اور کہین گے کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

علاوہ اس کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو روایت ایڈیٹر موصوف نے بیان کی ہے اس مین بھی اون کے قدم مضبوط نہین ہین بلکہ لرزتے لرزتے پاؤن اٹھاتے معلوم ہوتے ہین۔ او رواقع مین بھی ایک بے ثبوت بات ہے۔ تاہم اسلام کے دانا دشمن جو ہمیشہ سے اس گھات مین رہتے ہین کہ جس طرح بن پڑے اسلام کو بدنام کیا جائے اون کی بلا سے کہ وہ تحقیق کرین کہ اسلام کس خیال کا نام ہے اور اصل اسلام کے ساتھ کتنی چیونٹیان محض اپنی شہرت کی وجہ سے چمٹ رہی ہین انہون نے اس موقعہ کو ایسا غنیمت سمجھا جس کو سمجھنے مین ہم ان کی چنداں شکایت بھی نہین کرتے کیونکہ ان کے گرو نے اپنی طرز عمل سے ان کی گھٹی مین بھر دیا ہے کہ اسلام پر اعتراض کرو تو یہہ خیال مت کیا کرو کہ اسلام کی اصل کتاب مین وہ مضمون ہے یا نہین بلکہ ہر کہہ و مہہ کی باتون کو لیکر اسلام پر حملہ کر دیا کرو چنانچہ گرو جی مہاراج نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ کے چودھوین باب متعلقہ اسلام مین ایسا کر کے دکھا دیا جسکا آئینہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش دیکھو۔

اس جگہ بھی گرو جی کے چیلے ایڈیٹر پرکاش نے زمیندار اخبار کے مذکورہ بالا مضمون کو نقل کر کے رائے دی ہے جو درج ذیل ہے۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش مضمون مذکورہ بالا نقل کر کے لکھتے ہین کہ:۔

"یہ ہین ایک اسلامی لیڈر کے خیالات اور نہ صرف ان کے اپنے خیالات بلکہ اسلام کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عمر کے بھی یہی خیالات تھے ان خیالات کی موجودگی مین ہمارے دوست کس طرح کہہ سکتے ہین کہ اسلام مین توہمات پرستی نہین۔ یا اسلام عقل سائنس کے مطابق ہے اور یہ دور نہین ہوگی جب تک کہ کسی نہ کسی طریق سے ہم ویدک دہرم کی شرن نہ لینگے"۔ (۲۸ ساون)

**جواب** چشم بد دور یہہ ہے ایک آریہ ایڈیٹر کا مذاق کہ ہر ایک مسلمان مضمون نگار کو اسلامی لیڈر بلکہ مذہبی لیڈر سمجھ لیتا ہے اور حضرت عمر کو پیغمبری کا درجہ دینے کو بھی طیار ہے جسکے لئے ہم آپ کی اس بلاغت نحوطلبی کے قائل ہین۔ اے جناب آیئے ہم آپ کو بتلا دین تا کہ آپ ہمیشہ اس قسم کی غلط گمانیون سے بچے رہین

سنئے اسلامی لٹریچر کی اصل قرآن مجید ہے چنانچہ سوامی دیانند جی بھی ستیارتھ کے چودھوین باب کی تمہید مین لکھتے ہین۔ اس کے علاوہ واقعات صحیحہ احادیث صحیحہ اور معتبر تواریخ عربیہ سے مل سکتے ہین۔ پس جو کوئی مضمون نگار ان کو اہل اسلام کی شہادت کے اپنے مضمون کو مدلل کرے وہ تو اسلامی مضمون کہلانے کا مستحق ہوگا اور جو ایسا نکرے بلکہ صرف یہ کہہ مارے کہ روایت ہے تو ایسے مضمون الف لیلہ کے الہ دین والے چراغ سے زیادہ وقعت نہین رکھتے ان کا جواب بس یہی ہے کہ ایسے خیالات کے لئے جواب وہ صرف اونہی کو سمجھنا چاہیئے ورنہ ہم کو بھی اجازت ہونی چاہیئے کہ گرو دہ پران سے کہتا نکالکر ویدون کے سر تھوپ دین۔ معاشیہ جی ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

اس جواب کے بعد ہم اپنے مکرم دوست ایڈیٹر زمیندار سے التماس کرتے ہین

کہ بزرگوں کی نسبت اعتقاد رکھنے سے کوئی آپ کو منع نہیں کر سکتا لیکن اعتقاد کے یہ معنی نہیں کہ آپ خواہ مخواہ ایسی باتیں کریں جو مخالفوں کو اپنے پر بلکہ اسلام پر بھی ہنسی کا موقع دیں۔

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

---

## شیعوں سے روئے سخن

عرصہ ہوا ہم نے لکھا تھا کہ شیعہ سنی کا جھگڑا اتنا کچھ وسیع ہو گیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہیں ہونے پاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین اصل بحث کا مدار اپنی اپنی روایات پر رکھتے ہیں اس لئے اگر شیعہ رسالے اور اخبارات روایات سے قطع نظر صرف قرآن مجید کے ساتھ ہم سے فیصلہ کرنا چاہیں تو ایک منٹ کا کام ہے۔ یہ ہم نے کسی حفاظت خود اختیاری کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ واقعات کی بنا پر کہا تھا کیونکہ جب کبھی ایک فریق کوئی روایت پیش کرتا ہے تو دوسرا فریق اوس کی ہنسی اڑاتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہاں بھی ہم پیش کرتے ہیں۔

اہل سنت کی روایت سے ایک حدیث صحیح حضرت ابوبکر کی فضیلت میں آئی ہے اس کا خاکہ جو شیعہ اڑاتے ہیں وہ تحریر بغرض اطلاع ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ اخبار اثنا عشری دہلی کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ

**ہوائی تماشہ** | حدیث نمبر ۲۴۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے مرض الموت کے وقت فرمایا۔ ادعی لی ابابکر واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل وانا اولا ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر۔ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلالے تاکہ میں ایک تحریر لکھدوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہے کہ سوائے میرے مستحق خلافت کوئی دوسرا نہیں اور اللہ اور مومنین سوائے ابوبکر کے سب سے انکاری ہیں۔

تھوڑی سی فکر اور معمولی سی نظر والا انسان بھی اس نکتہ کو سمجھ جائیگا کہ یہ تمام نکتہ سنجیاں حدیث قرطاس کے جواب میں وضع فرمائی گئی ہیں۔ خوش فہم راوی نے اتنا ضرور سمجھ لیا ہے کہ حدیث قرطاس میں گو لفظاً نہیں مگر معناً اور قرینتاً ضرور خلافت مرتضوی کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے لہذا کوئی ایسی حدیث پیدا کرنی چاہئے جس سے معاملہ صاف ہو جائے مگر ہم ایک نقاد کی حیثیت سے دریافت کرتے ہیں کہ وہاں تو حضرت عمر کی دراندازی نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا رسول اللہ کو ہذیان سے نسبت دی گئی اور یہاں تک بازاری آدمیوں کی طرح شور و غوغا کیا کہ آخر اس نبی کو جو صاحب خلق عظیم تھے نہایت تنفر کے ساتھ قوموا عنی کہنا پڑا۔ آہ! نیرنگی دنیا! بیمار اور وہ بیمار جو گھڑی ساعت کا مہمان ہو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ اس کے سرہانے بیٹھکر غل زیادہ نہیں مچایا جاتا مگر یہاں نبی کے سامنے جس کے لئے حکم ہے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وہ غضب ہو رہا ہے کہ الٰہی تیری پناہ۔ خیر ممکن ہے حضرت عمر کی خاندانی تہذیب کا یہی مقتضا ہو۔ ہم اس سے زیادہ بحث نہیں کرتے۔ فقط اتنا کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی بدولت رسول کا ارادہ پورا نہ ہوا۔ مگر قابل غور یہ امر ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں وہ کونسے واقعات پیش آئے جن کے سبب سے وہ تحریر آج تک دنیا کے پیش نظر نہ ہو سکی۔ کوئی دوسرا شخص پاس نہیں۔ رسول اللہ حکم دیتے ہیں کہ دیکھو اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ میں نوشتہ لکھے دیتا ہوں۔ مبادا کل کو کوئی اور شخص (علی ابن ابیطالب) دعویدار بن بیٹھے۔ پھر حضرت عائشہ جیسی باپ کی ترقی خواہ بیٹی۔ وہ تو سو کام چھوڑ کر پہلے یہ انجام دیتیں جب بلا حکم رسول خواہ مخواہ اٹھکر بڑے میاں سے کہہ آئیں کہ جا کے جناب مسجد میں قدم رنجہ فرما کر پیشنمازی فرمائے تو حکم ملنے کی صورت میں تو ان کے ہاں گھی کے [illegible] جلتے مگر افسوس باوجود اس ساز و سامان کے بھی وہ نوشتہ جوں کا توں فی بطن الراوی نظر آتا ہے۔ اب رہا اللہ اور مومنین کا سوائے ابوبکر کے سب سے انکار کرنا۔ دیکھنا اتنی دیر میں یہ ایک ہوائی ہے۔ احمق الذی راوی نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ہمارے بزرگوں نے تعصب امام کے لئے اللہ مرضی کو تو کوئی چیز ہی نہیں سمجھا نہ اس میں اللہ کی مرضی کی ضرورت۔ پھر جب یہ بات ہے تو رسول اللہ کا یہ فرمان کہ خدا ابوبکر کو ہی پسند کرتا ہے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا اب رہا مومنین کا ابوبکر سے راضی و خوشنود ہونا اس کے لئے اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو اور سقیفہ میں دنیا طلبوں کے درمیان جس طرح جوتیوں میں دال بٹی ہے

یا د کرو۔ سعد ابن عبادہ کے حالات کو دیکھو۔ منا امیر و منکم امیر کے معنے سمجھو۔ اس قسم کے اقوال اگر کوئی ملاناء جنہوں جو کاغذ میں بیان کرے تو مضائقہ نہیں وہ تو ضرور آشنا مستعفا کہ کرانے فضائل ابوبکر کی فہرست میں شامل کریں گے۔ جنکو اصلیت اور حقیقت سے تماس خوب جانتے ہیں ان کے سامنے ان مزخرفات کی اتنی ہی وقعت ہے جیسے عصاء موسیٰ کے سامنے ساحران فرعون کی ؎ ۳۰ راگست ۱۹۴۸ع۔

**جواب۔** نامہ نگار نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا ہے محض اپنی ضد اور کج فہمی کا ثبوت دیا ہے مگر ہمارا مقصود اس جگہ اس یا وہ گوئی کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ اصل حال سے اطلاع دینا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی روایات کو کہاں تک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم مختصر سا جواب دیکر اصل مطلب پر ہم آتے ہیں

نامہ نگار مذکور پوچھتا ہے کہ وہ تحریر کیوں نہ لکھی گئی اسکا جواب خود حدیث شریف میں ہے مگر افسوس کہ نامہ نگار نے فرط تعصب سے اسکو دیکھا نہیں۔ یا فن حدیث کسی استاد سے پڑھا نہیں۔ غور سے سنئے

یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر

یعنے خدا اور مسلمانوں کو سواء ابوبکر کے کوئی منظور ہی نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہی وجہ جناب رسالتمآب نے تحریر نہ کرنے کی خود بیان فرمائی۔ گو یا وہ حدیث مذکور کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں حضور نے اپنا عندیہ بابت کتابت ظاہر فرمایا ذرہ ٹھہر کر اس رائے کو فسخ کر دیا۔ اور فرمایا کہ ایسی تحریر کی حاجت ہی نہیں کیونکہ خدا کو بھی ابوبکر کے سوا کوئی پسند نہ ہوگا۔ باقی نامہ نگار کا ہذیان ہے جس کے جواب کے لئے ہم نے یہ عنوان قائم نہیں کیا۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہے کہ فریقین کو ایک سیدھی راہ پر لاویں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اثبات مدعا کے لئے صرف اس کتاب سے یا روایت سے سند لاوے جو دونوں میں مسلم اور معتبر ہو۔

شکر ہے کہ ہماری یہ تجویز اصلاح (شیعہ) کے قابل ایڈیٹر نے دل و زبان سے تسلیم کر کے ہم کو اجازت دی تھی کہ ہم اپنے مدعا کو مسلمہ دلائل سے ثابت کریں جس کے لئے ہم ایڈیٹر موصوف کے شکر گذار ہیں۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم چند دنوں تک خاموش رہے۔ لیکن دل سے اس مضمون

کو نہ بھولے تھے سو الحمد للہ آج ہم اپنے معزز ہمعصر (اصلاح) کا شکریہ کر کے اس مضمون کو شروع کرتے ہیں اور ہمعصر معزز سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے معروضات کو ہمارے لفظوں میں پورا نقل کر کے جواب دیگا

شیعہ سنی میں بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ صرف خلافت راشدہ کا ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا حق تھا سنی کہتے ہیں جو ہوا وہی حق تھا۔ اب ہم حسب قرارداد قرآن مجید سے اس مسئلہ کا تصفیہ کرلیتے ہیں۔

مگر پہلے ہم قرآن شریف کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جن سے خلفاء اربعہ کی ایمانداری اور فضیلت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی) رضی اللہ عنہم اجمعین مکہ کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جا رہے تھے۔ اس لئے ان سب کا نام مہاجرین ہے۔ قرآن مجید نے مہاجرین کی بابت جو شہادتیں اور بشارتیں دی ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲ ع ۱۱) یعنے جو لوگ ایمان لائے اور مہاجر ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (پ ۴ ع ۱۱)

یعنے جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیف اور ایذا دیئے گئے اور لڑے اور قتل ہوئے میں اُن کے گناہ دور کر کے اُن کو جنت میں داخل کروں گا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ کے ہاں سے انکو ثواب ملے گا اور اللہ کے پاس بہت اچھا ثواب ہے۔ اور سنئے!

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ (پ ۱۰ ع ۵)

یعنے جن لوگون نے ایمان لاکر ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ مین جہاد کئے اور جن لوگون نے مہاجرون کو جگہ دی اور مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہین۔ اور سنئے!

(۲) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۰ ع ۸)

جو لوگ ایمان لاکر ہجرت کر آئے اور مال وجان سے اللہ کی راہ مین جہاد کئے وہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والے ہین اور وہی لوگ کامیاب ہین اور سنئے!

(۳) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۴ ع ۲۰)

یعنے جو لوگ مصیبت کے بعد ہجرت کر آئے جنہون نے جہاد کئے اور تکالیف کے وقت مین صابر رہے پروردگار ان کے حق مین بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور سنئے!

(۴) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ ۱۷)

یعنے جو لوگ اللہ کی راہ مین ہجرت کر آئے پھر قتل ہوئے یا اپنی موت سے مرے خدا انکو ضرور رزق حسن دیگا اور اللہ تعالےٰ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔ اور سنئے!

(۵) لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ ع ۱۷)

یعنے جن لوگون نے فتح مکہ یا عام فتوحات ہونے سے پہلے دین کی امداد پر خرچ کیا اور جہاد مین لڑے وہ لوگ اون لوگون سے بڑے درجے پر ہین جنہون نے بعد فتح کے خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالےٰ نے ہر ایک سے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے۔

ان آیات مین خدا تعالےٰ نے مہاجرین کی فضیلت۔ نجات اور سب سے افضل ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ (غور سے دیکھو اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وغیرہ) بس ہمارا مدعا بخوبی ثابت ہوا کہ خلفاء اربعہ سب امت سے افضل ہین اب سنئو! انکی خلافت کا ثبوت مگر انصاف سے۔

(۶) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱۳)

یعنی جو لوگ تم مین ایمان لاکر نیک عمل کئے خدا اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ اُن کو زمین پر خلیفہ بناویگا۔ جیسا اون سے پہلے لوگون کو خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو مضبوط کریگا جو خدا نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ یہان تک تو مخاطب مومنون سے وعدہ خلافت کیا اور اس کے آثار و علامات بتلائے کہ اُن کے وقت مین دین اسلام کی مضبوطی ہوگی اور اون کو بجائے خوف کے امن و امان ہوگا۔ اتنا بتلا کر اُن خلفا کی توثیق اور نیک شہادت دی کہ وہ میری عبادت کرینگے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے۔ یعنی وہ باوجود حصول سلطنت کے پکے مسلمان ہونگے اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ ناشکری کرینگے وہی فاسق ہونگے جسکا مطلب صاف ہے کہ جو لوگ ان خلفاء اربعہ کی خلافت کو موعودہ خلافت نہ جانینگے وہ خدا کے ہان فاسق ہونگے۔

ان آیات کریمہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین سے جس جس کو خلیفہ بنایا خدا کے نزدیک یہی وہی موعود تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ ہمارے معزز معاصر اصلاح شیعہ وغیرہ حسب اقرار خود ہمارے جواب مین کیا کہتے ہین مگر وہ یاد رکھین کہ اپنے دعویٰ کے ثبوت مین آیات قرآن پیش کرکے حسب قاعدہ ہماری پیش کردہ آیات کی بھی صحیح تفسیر مع قرائن و شواہد قرآنیہ بتلانی ہوگی۔

---

## مذاکرہ علمیہ

ترجمہ خطبہ کے مذاکرہ متعلق جو کئی ایک ہفتون سے جاری ہے جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن چیرہ تحریر فرماتے ہین۔

سرورست مذاکرہ علمیہ مین ہر نمبر مین اپنی رائے کا اظہار کیا چاہتا ہون آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بلا ایڈیٹوریل نوٹ کے لکھا جایا کریگا۔ اور دونکا مجھے حال معلوم نہین کہ وہ اس سے خوش ہونگے یا نہ لیکن مین آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ اجازت دیتا ہون کہ آپ اسپر ضرور جہان ضرورت

نوٹ کرین ۔ (آپکے پیسے کا چہ پانہ کیا ؟) (ایڈیٹر)

خطبہ یا محض ذکر ہے یا محض تذکیر۔ یا دونون سے مرکب بر تقدیر اول بلحو

جمیع الاوضاع و التقادیر ذکر کو عربیت لازم نہین اور بر تقدیر ثانی جس

وقت منذرین عرب ہون تو التزام عربیت واجب ہو ورنہ التزام غیر

عربیت واجب ہے۔ لیتحقق التذکیر اللغوی و الشرعی۔

بر تقدیر سوم انتفاء سے ایک جزء کے انتفاء کل لازم آئیگا پس اگر مستمعین

عرب ہون اور ذکر و تذکیر دونون عربی زبان مین ہو تو خطبہ بتمامہا حاصل ا

اور اگر سامعین عجم ہین تو گو ذکر عربی ہین (جو خطبہ کا احد الجزئین ہے) حاصل

ہین ہو جائیگا لیکن تذکیر (جو خطبہ کا جزء اخیر ہے) لا محالہ حاصل نہوگا فلا

یحصل الخطبۃ البتۃ۔

اور اس صورت مین اگر ذکر عربی ہو اور تذکیر لسان سامعین مین تو بہی

عربیت مطلقاً خطبہ کے لئے متحتم (ضروری) نہوئی کما لا یخفی۔ محمد عین الحق۔

ایڈیٹر۔ مخالف موافق ہر ایک صاحب توجہ کرکے مضمون بہیجین تاکہ

اس مسئلہ کے دلائل بہی یکجا سب مین لائے جائین۔ خاکسار ایڈیٹر کا تو عقیدہ

کہ کسی خالف تحریر پر تردیدی نوٹ نہین لکہا جاوے گا۔ ہان یہ بہی واضح

رہے کہ اس مذاکرہ مین کوئی خاص گروہ اہل حدیث ہی کو دعوت نہین بلکہ

کل مسلمانون کو دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

# اہل حدیث حاجی

جو حج بیت اللہ کو جانا چاہین ان کے لئے ہمیشہ سے تجویز شائع ہوتی ہے

کہ جو صاحب کسی اپنے ہم مذہب اہلحدیث کے ساتہہ سفر کرنا چاہین وہ بذریعہ

اخبار اہل حدیث اعلان کرین۔ چنانچہ امسال بہی ہمارے مکرم دوست

شیخ عبد الصمد صاحب سیکرٹری میونسپل اوفس باندی جری (علاقہ فرانس)

امسال اپنے کسی دوست کے لئے اعلان کرتے ہین پس اگر کوئی صاحب ارادہ رکہتے

ہون تو شیخ صاحب مذکور کو براہ راست اطلاع دین خواہ کسی علاقہ کے ہون۔

اس کے علاوہ اہل حدیث بہی اپنے ناظرین سے گذارش کرتا ہے کہ مکہ

معظمہ مین جا کر نہ صرف خود ہی نہ ہو لین بلکہ وہان کے اہل حدیثون کو اخبار اہل حدیث

کی خریداری کا شوق دلائے اگر ممکن ہو تو قیمتین وصول کرکے ایک ساتہہ

بہیجدیجئے۔ مکہ معظمہ کے خریداروں سے بہی ۳ سالانہ ہے۔ پہلے بہی اہلحدیث

مکہ معظمہ مین جاتا ہے اہلحدیث حاجی مکہ معظمہ مین اگر اہلحدیثون سے ملنا چاہین تو

مولوی صاحب عبد الصمد کتبی صاحب مقیم باب الزیادہ سے ملین۔

# حافظ جماعت علی شاہ صاحب

کی بابت جو المحدیث مورخہ ۔ اگست

مین ایک مضمون لکہا گیا تہا جسکا عنوان تہا "لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا"

اسکی بنا شاہ صاحب کے مریدون کی تقریرون پر تہی جس مین اُن کے مرید دلیل

لئے شاہ صاحب کو آسمان پر نہین بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی

کی موت کو آپکی پیشگوئی کا مصداق بنایا تہا۔ اس کے جواب مین ملا محمد بخش

لاہوری نے ایک مضمون بہیجا اور زبانی بہی بیان کیا ہے کہ ایڈیٹر المحدیث

اور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہین حافظ جماعت علی شاہ

صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیشگوئی یا الہام نہین کیا۔ اسکے جواب مین ہم

ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہین کہ آپ اس مضمون کا ایک مستند تصدیق نامہ حافظ

جماعت علی شاہ صاحب سے لکہوا کر بہیجدین تو وہ کافی ہوگا یا آپ خود ہی اس

مضمون کا ایک خط المحدیث مین چہپوا دین۔ ہم نے بہی جو تردید کی تہی تو ان مریدون

ہی کی کی تہی جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت

کرنا چاہتے ہین کہ ع

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

# اعلان عام

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ مجہے قوی امید ہے کہ مفصلہ ذیل الفاظ آنجناب

اپنے اخبار گوہر بار کے انتخاب الاخبار والے کالم مین ضرور درج کر دینگے۔

کل کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست مسمی برکت علی کی ہمشیرہ کی مکان پر کسی

بد معاش بہو کے شہد لنگے نے آکر یہ فقرہ سنایا کہ تمہارا بہائی مسمی مذکور

جہیہ بہرڑہ کے سٹیشن پر بلا ٹکٹ پکڑا گیا ہے حالانکہ برکت علی مذکور نہایت

ہی ذمہ داری کے کام پر ملازم ہے جسے کسی طرح فرصت ملنی ناممکن ہی اور مجہے

بصد عجز و انکساری سے کہا کہ میرے گہر سے دس آنہ کے پیسے لا دو سو تم کو

اگر اسکا چہڑوانا منظور ہی تو دس آنہ مجہے دیدو تاکہ اُسے دون اور اُسکا

چٹکارا ہو۔ آخر بہنوئی اس کا سادہ لوح تھا بڑا سوچ سمجھ کر جو دیا پیسے۔ اور وہ چلتا پھرتا نظر آیا۔ ناظرین ایسے بدمعاشوں سے خبردار رہیں۔

راقم فضل کریم امرتسر

## تقریظات (ریویوز)

خیرات :- اس رسالہ میں موجودہ زمانہ کی خیرات سے نقص بتلا کر اصل طریق خیرات کو بتلایا ہے مضمون قابل دید ہے۔ پتہ دفتر انجمن بہبود مسلمانان دہلی۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۲ ہوگی۔

انگریزی ترجمہ :- اس کتاب میں انگریزی کے مبتدیوں کو ترجمہ کرنیکا طریقہ بتلایا گیا ہے گو اس فن میں بہت سی کتابیں ہیں تاہم ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ہست۔ قیمت ۴ پتہ۔ ماسٹر عبدالرحمن نرالی۔ لنگے منڈی لاہور۔

مولوی ہند :- اس کتاب میں مصنف نے بڑی محنت سے کل مرزائی مباحث کو مع جواب نظم میں لکھا ہے کل اشعار ۲۷۰۰ سے زائد ہیں جس سے مصنف کی محنت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ ہے قیمت ۸ پتہ۔ مولوی لعل محمد صاحب حافظ دفتر بونی چیپاره

## قادیانی تواریخ

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے چند ہی روز بعد میرے ایک ذی علم بھائی نے متوفی کے چند تاریخ وفات لکھکر مجھے اشاعت کیلئے دیئے۔ چونکہ میں ایسی باتوں کو لغویات سمجھتا ہوں۔ لہذا میں نے ان کی اشاعت کا خیال نہ کیا اب ایک مرزائی کے پاس چھوٹا سا رسالہ "آئینہ صداقت" دیکھا جس میں فضول تاویلات سے کام لیکر متوفی کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ اسمیں مؤلف نے ایک دلیل مرزا کی سچائی کی یہہ بھی دی ہے۔ کہ بعض دعائیہ فقروں سے تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے دوست کی نوشتہ تاریخیں ارسال خدمت اس امید پر کرتا ہوں۔ کہ آپ انہیں اہلحدیث میں درج کرینگے۔ اگر دعائیہ فقروں کی تاریخ سے مرزا سچا ہوسکتا ہے۔ تو کیا ایسی تاریخوں سے اسکا کاذب ہونا ثابت نہوگا؟ اصل تو یہہ ہے

کہ مؤلف "آئینہ صداقت" کی کم فہمی ہے۔ ورنہ ایسی تاریخوں سے کوئی سچا ہوسکتا ہے نہ جھوٹا۔

راقم "رازدان"

کاذب القادیان قد ہلکا — سنة قتل موته قتلنا
۱۳۲۶

اسمه الله کاشف الغمۃ — مات ہامان ہمان الاماں

### دیگر

دعوی قادیانی بنگر چہ در ظلی آمد — آخرہا کہ گشتہ بر راہ حق نی آمد
تاریخ ہندی او چشم زادی عقل — گفتا مسیح و مہدی ضال مضل آمد
۱۳۲۶ ہجری

### دیگر

قادیانی بدعوائے واہی — در دشت در سر سری و جم جاہی
خویشتن را مسیح و مہدی خواند — بر خلاف طریق آگاہی
شد گروہے بہ دلفریبی او — صید در قید کید چون ماہی
مرگ خود نجر ملائے دانست — با ہمہ پیروان گمراہی
مرد با خویشتن لعن مردان برد — عاقبت خورد زخم ناگاہی
الیہ اللہ ز فیض روح اللہ — بشد و ہر مریض جانکاہی
مثی درد و غم مسیحیت — مردانہ رسعالجت خواہی
طعنہ بہر پیروانش باقی ماند — گرچہ شد در لحد فنا راہی

لسنہ فوت او طبیب خرد
نوشتہ۔ مریض گمراہی
۱۳۲۶ھ

## اہل حدیث اور اہل قرآن

(از مولوی عبداللطیف صاحب پنشنر ورخشار ضلع مرادآبادی)

یون تو ہم سنتے ہی رہتے تھے کہ ایک شخص لاہور میں چودہویں صدی ہجری میں اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے اور کتب احادیث نبویہ کی شان میں از بس دلیری سے بے ادبی اور گستاخی کرتا ہوا اور بعض عوام اسکے دام تزویر میں پھنسکر دین محمدی ہاتھ سے کھو بیٹھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سہ زمانہ برسر جنگ ہے شدمدی چکڑالوی کے کسی چیلہ نے برخوردار عبدالرحمن کے نام ایک پرچہ اشاعت القرآن مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء جلد ۵ نمبر ۲ کا لاہور سے بھیجدیا چنانچہ وہ پرچہ میری نظر سے بھی گذرا اوس کے دیکھنے سے دلپر نہایت ہی صدمہ ہوا مگر سوچا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بعد زمانہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے

بعض مفسدین نے خلفاء راشدین کو شہید کر ڈالا لیکن شوکت اسلام
مین کچھ تنزل نہوا انتظام دین بدستور اچھا ترقی پر ہوتا رہا روز بروز
اسلام کو ترقی ہوتی رہی کیون نہوتی یہہ دین تو اللہ رب العزت کا عطا فرمایا
ہوا ہے اسے کون مٹا سکتا ہے اس کے بعد ملا کی مانند بہت فاسد العقیدہ پیدا
ہوتے رہے اور بعض نے نبوت کا بہی دعویٰ کیا مگر نامراد رہے اور چند عرصہ
مین برباد و نابود ہو گئے لیکن اسلام کا کچھ نقصان نکر سکے تو بیچارے کا دیانی
اور چکڑالوی کس شمار و قطار مین ہین۔ استغفر اللہ اعوذ باللہ من
فتنۃ المسیح الدجال کہکر قلم اٹھا ارادہ کیا کہ چکڑالوی کے عقیدہ جدیدہ
اور مسلک تراشیدہ متخیلہ کی کتاب اللہ سے اچھی طرح بیخ کنی کر ڈالئے
تاکہ مسلمانون مین ناواقف لوگ ملا کے دام تزویر مین نہ پھنسین اور طوفان
بے تمیزی مین غرقاب ہو جائین۔ تردید مسلک ملا مین ہم نے کوئی حدیث
نہین لکہی کیونکہ منکر حدیث اسکو کب مانتا بلکہ آیات بینات سے ہی اسکی
چندیان اڑاتے ہین۔ رب زدنی علماً والحقنی بالصالحین۔

واضح ہو کہ ہم نے جس جگہ ملا کی عبارت لکھی ہے اسکے اول مین ایک
ترچھا خط کھینچکر قولہ یا ملا یا آپ لکہکر ویسا ہی خط کھینچکر اقول یا ہم یا مین
لکھکر عبارت شروع کی ہو۔ واضح ہو کہ پرچہ مذکورہ کے جواب مین صفحہ کی ترتیب
نہین رکھی گئی جس جگہ موقع ملا ہے تردید کر دی ہو لیکن صفحہ کا حوالہ دیدیا ہے
پہلے تو ہم آپکی قرآن دانی اور تفسیر بیانی کا خاکہ اڑاتے ہین ناظرین ذرا
نظر غور سے ملاحظہ فرمائین علماء دین نے قرآن شریف سے ہی ثابت کر دیا ہے
کہ حدیث نبویہ قرآن مجید کی شرح ہے اور قرآن مجید کا مطلب سمجھنے کیلئے
حدیث کی ضرورت ہے آپ اس کے جواب مین صفحہ ۲ مین لکھتے ہین: (قولہ مثلاً
قرآن مجید مین ہے۔ حرم اللہ الخبائث یعنی خدا نے بری چیزون کو حرام
کیا ہے یہ بیان مجمل ہے اس کی تفصیل اُن آیتون مین ہے جہان خدا نے
فرمایا ہے۔ کہ خدا نے سُور کا گوشت شراب مردار جانور کا گوشت خون وغیرہ
حرام کئے ہین) کیون ملاجی وغیرہ کیا چیز ہے اور کس جملہ کا ترجمہ ہے یہ بیان
مجمل نہین کہا مفصل ہے اگر مفصل ہے تو سوائے سور اور شراب اور مردار
جانور کے گدہا اور کتا شیر و چیتا ہاتہی اور شغال سانپ اور بچھو گرگٹ یعنی
حربہ موش موشک یہ سب آپکے نزدیک حلال ہونگے کیونکہ قرآن مجید مین
تو کہین انکی حرمت نہین آئی آپ تو بڑے مزے اڑاتے ہونگے جبھی کرواد شرمگے

شراب کے جملہ مسکرات افیون گانجہ مدک۔ چانڈو بہنگ شوق سے اڑاؤ اور
کیا کہتے ہو سے کیا لطف جو غیر پردہ کہولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

ناظرین ذرہ ملا کی بدتہذیبی کو خیال کرو روافض کے بہی کان کاٹدئے کہ کمال گستاخی
اور بے ادبی سے جناب سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو رنجیدہ
کیا اور تمام بزرگان دین سلف و خلف کی و جمیع مومنین امت کی دل آزاری
کی ہے پرچہ مذکور کے صفحہ ۳ مین چکڑالوی لکھتے ہین پہلا کلمہ (قولہ اس موقعہ پر
یہہ بات بہی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محدثین و اہل حدیث جنہون نے بین فرقہ
انداز علم کو رواج دیکر دین اسلام مین مختلف بدعات و اختلافات کی ناسبار
بنیاد ڈالی) دوسرا فقرہ صفحہ ۱۱ (قولہ اور خصوصاً جب یہ گمبین اخبار بجائین لینے
کتابی حدیث میکار تہ پر حاصل کرلین تو پہر ان سے خدا ہی کی پناہ) کہیں ملاجی
کتابی حدیث کس کو کہتے ہین کیا نادر شاہ کی کہانی کو جو آپ احادیث نبویہ کے
مقابلہ مین لاتے ہین۔ آپ تو کل حدیثون کے منکر ہین باقی آئندہ تیسرا لطیفہ صفحہ ۱۱
(قولہ اتبعاع کے اسلام مین تو جو ہر رنگ کے جہوٹی حدیثون کی تہی ہوگئی تہی ان کو
خواہ مخواہ ضبط تحریر مین لا کر ناحق حملکت دین مین فتنہ و فساد اور غدر وفتنہ
کی بنیاد ڈالنے کو) چوتہا شگوفہ صفحہ ۱۱ (قولہ یہہ اسی طرح ہے کہ مسیلمہ کذاب
تو قرآن کریم کے مقابلہ مین صرف دو ہی قرآن فاروق اول اور فاروق
ثانی تصنیف کرے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء ایسے ایسی
کئی ایک قرآن تالیف کر ڈالین) پانچوان تحمیدہ صفحہ ۱۳ مین آپ لکھتے ہین
(قولہ یہ امر یاد رہے کہ محض ان جہوٹی گپون کے طوفان بے تمیزی کو روکنے
اور اس سیلاب مہیب غرقاب کن کے بند لگانے کی خاطر اول اول ابن جریج
اور امام مالک اور ربیع نے علم حدیث مین تصنیف و تالیف شروع کی تہی)
چھٹا خرخشا صفحہ ۱۳ (قولہ غرضیکہ مذکورہ بالا تصنیفات و تالیفات حدیثیہ کے
بعد یہہ ان زبانی گپون کو تحریر کرکے تصنیف کی شکل مین لانیکا بہت بری چیز چلا
ہو گیا اور پہلے پہل جو باتین محض بلا دیہات تہین وہ کتابی صورت پکڑ گئین)
ساتوان ڈھکوسلہ صفحہ ۱۴ (قولہ یا بالفاظ دیگر یون کہو کہ مختلف زبانون
مین بہت سے لوگ ایرا غیرا نتہو خیرا جس سنی سنائی بات کو چڑے چڑیا کی
کہانی کی طرح برابر زبانی کیساتھ سنتے سناتے رہے ہون خواہ وہ بات
غلط العام ہی کیون نہو اوسے حکم فصیح کا لگتا ہے یعنی وہی غلط العام بات

ahmadimuslim.de

حدیث متواتر بخاری ہی) اس وقت تو ہم علماء کے ان ہفوات واہیات کے جواب مین صرف ایک ہی آیۃ لکھتے ہین لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کسی دوسرے پرچہ مین ہم فقرے کا جواب حرفاً حرفاً ایسا دینگے کہ ملا خوش ہونگے اور ناظرین کے دل باغ باغ ہو جاوینگے انشاء اللہ تعالٰی اگرچہ وہ تمام پرچہ کسر شان حدیث نبویہ سے بھرا ہوا ہے ملا کا اندازہ گستاخی تمام اہل سنت کو دکھلانے کو یہ چند فقرے اس مین سے ہم نکو لکھدیتے ہیں تاکہ عوام ملا کی گمراہی سے خبردار ہو کر اسکے دام تذویر مین نہ پھنسیں صفحہ ۱۲

(قولہ۔ علمائے عہد اولیٰ خوب جانتے اور بڑی اچھی طرح یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم صاف صاف طور پر پکار کر یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ۵ پارہ ۹ رکوع ۱۳ اتر جمہ اللہ تعالٰی کے کلام کے بعد کسی حدیث کلام کیساتھ لوگ ایمان لاوینگے) اقول۔ قرآن کیسے پکار نیکی آواز آپ ہی کے کانون مین آتی ہو گی شاید وہ دوچار گز سے چوڑے ہونگے اور کسیکے کانون مین نہین آتی کیونکہ وہ معمولی کان ہین کیون ملا جی قرآن مجید تو قول ہے یا قائل غضب خدا جو شخص قول اور قائل مین فرق نہ سمجھے بھلا وہ دکھیا ترجمہ نا قرآن مجید کا کیا جانے اور کلام ربانی کو کیا خاک سمجھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ آیۃ بالا کا کیسا بیہودہ ترجمہ کیا ہے تعوذ شخصے۔ نلچ نچانے آنگن ٹیڑھا پھر اسپر طرہ یہ کہ اپنے کو اہل قرآن کہے۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دیکھو اس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہے پس قرآن کے بعد اب کس بات پر یہ لوگ ایمان لائینگے پھر آگے چلکر اسی صفحہ مین آپ لکھتے ہین (قولہ جس حالت مین خداوند تعالٰی اپنے کلام مین آپ یہہ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ ترجمہ بیچ دن ختم ہونے قرآن مجید کے پورا پورا بیان کر چکا مین واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کر دیا مینے تمپر اپنی نعمت کتاب اللہ کو اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے قرآنی اسلام کو دین تمہارا) چکڑالوی جی کیا اصلی لفظی ترجمہ اسی کو کہتے ہین اَلۡیَوۡمَ کا ترجمہ بیچ دن نہین ہو تا فی الیوم کا ترجمہ بیچ دن ہوتا ہے ختم ہونے نزول قرآن کے کن لفظونکا ترجمہ ہے ترجمہ کرتے وقت ذرا تو شرمائے ہوتے گھر مین کیسا الٹ پلٹ ترجمہ کر رہے ہو مابین قرآن علماء کرام پھر کیسا خاکہ اڑائینگے ذرا ہوش مین آؤ کیا یہ شعر آپ نے نہین سنا ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون + کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

منکر حدیث بنکر آپکو یہ دلیری بھی ہو گئی کہ قرآن مجید مین تغلب کرنے لگے الحذر الحذر فالحذر۔ اب ذرا کان ادھر لگا کر اس آیت کا ترجمہ ہم سے سنئے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ ترجمہ آجکے دن کامل کر دیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کر دی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین اسلام کو۔ تو یہ ترجمہ ہوا چکڑالوی جی نے کئی شاخین بیچ اسکی بیان کی ہین اور کیسے تماشے کیطرح ترجمہ قرآن مجید مین بخوف و خطر اپنی طرف سے لگا دی ہین معاذ اللہ بس یہین دو آیتون کے ترجمہ دیکھنے اور طرز تقریر و تحریر سے علمی بضاعت اور خوش فہمی ملا چکڑالوی کی ناظرین پر ظاہر ہو گئی ہوگی (مدہائی بندہ)

## حساب دوستان

احباب ذیل کی قیمت ستمبر مین ختم ہو کر آئندہ کا پرچہ وی پی کیا جاویگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہو۔ یا چند روزہ قیمت بھیجنے مین مہلت چاہتے ہون تو مہربانی کر کے بواپسی اطلاع دین تاکہ وی پی واپس آنے سے نقصان نہو برائے مہربانی خاموشی سے دفتر کا نقصان نکرین۔ منیجر۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۸۷ | ناگپور کلان | ۱۲۳۴ | امرتسر |
| ۳۷۴ | ملتان چھاونی | ۱۲۳۶ | بانکی پور |
| ۶۳۶ | فولندر | ۱۲۳۹ | منگرول |
| ۶۴۶ | کافور ڈھیری | ۱۲۴۰ | باندہ |
| ۷۶۵ | سیر سیان | ۱۲۴۲ | باسم |
| ۸۷۰ | جانتی گرڈھ | ۱۲۴۳ | چک بوچانی |
| ۸۹۲ | ہوشیار پور | ۱۲۴۵ | ٹونک |
| ۸۹۶ | خانقاہ ڈوگران | ۱۲۴۶ | مراوہ |
| ۸۹۷ | ناٹٹ منٹو | ۱۲۴۷ | مہر چابی گنج |
| ۸۹۸ | کواٹھ | ۱۲۵۰ | چک نمبر ۸۸ |
| ۹۰۰ | امشیا برج | ۱۲۵۷ | سرینگر |
| ۱۲۳۱ | دھولن | ۱۲۵۸ | رنگون |
| ۱۲۳۲ | حسین پور | ۳۹۰ | شیر گڑھ |

**غریب فنڈ** اسکی بابت ماہ رجب گئے نام احباب کو توجہ دلائی تھی اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ مین سے اپنے غریب شائقین بھائیون کی بھی خبرگیری کرین۔

منشی غلام نبی صاحب مکینکل انجنیئر امرتسر للعہ۔ مولانا فلاح محمد خان صاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پھلور عہ۔ میان کرم الٰہی صاحب ناگی کوٹلی لوہاران عہ۔ بقایا سابقہ ہے۔ فتوٰی فنڈ ۱۲ر۔ کل عہ۔ ایک اخبار بنام حافظ محمد حیان مجتبہ اور ایک

ahmadimuslim.de

# فتاوی

س نمبر ۲۴۴ - اس طرح سے نذر منت جو مانی جاتی ہے کہ یا شیخ یا پیر یا پیغمبر - ہماری فلانی حاجت بر آوے - مراد میری حاصل ہو تو اس قدر شیرینی یا طعام آپ کی نذر ہم مانتے ہیں - یہ کیوں شرک فی العبادت ہوگا - سائل محمد خان سی الدین خریدار نمبر ۱۲۱۸

ج نمبر ۲۴۴ - یہ تو شرک فی العبادت صاف ہے - ایک تو نداء غیر اللہ کو ہے دوسرے نذر لغیر اللہ ہے جس میں شرک ہے - اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ - سورۃ اعراف غریب نمبر ۱

ج نمبر ۲۴۵ - (سوال درج نہیں) جو شخص ہندو ہو اس کا نکاح بطریق اسلام کرانا ہے وہ تصور روا نہیں کیونکہ اسلامی طریق سے کسی کا نکاح کر دینا برا نہیں وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ کی آیت نفی ہے اور جو کفار کے طریق پر نکاح کرا دے جس میں مشرکانہ رسوم کئے جاویں تو ایسا شخص مجرم ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۲۴۶ - میت کی روح کو ثواب بعد موت کس طرح سے پہونچ سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایصال ثواب کا طریقہ کیا ہے؟ جو طریقہ عام مسلمانان ہند میں ہو گیا ہے کہ وفات سے تیسرے دن تیجا - دسویں دن دسواں اور چالیسویں دن چالیسواں - اسی طرح ششماہی - چھ ماہی - دو ماہی اور برسی وغیرہ کرکے اموات دعوتوں میں اپنے رشتہ داروں - دوستوں اور برادری والوں اور غنی و مالدار لوگوں کو بلا کر کھانے کھلاتے ہیں سو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ عبدالرؤف ساکن امراوتی (برار)

ج نمبر ۲۴۶ - میت کو ثواب پہونچانے کا طریق یہ ہے کہ غربا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا کوئی فائدہ پہونچایا جائے یا کوئی کام رفاہ عام کا میت کی طرف سے کیا جائے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت کے حکم سے ایک صحابی نے کنواں لگوایا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ھذا لام سعد آجکل کی مروجہ خیرات سوئم - چہلم وغیرہ ان سے تو میت کو کچھ فائدہ نہیں یہ تو برادری کا پیٹ بھرنے اپنے اوپر سے طعن اٹھانے اور نمود کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

س نمبر ۲۴۷ - جس شخص کو کوئی نئی مرض مثل جذام - برص اور خارش وغیرہ لاحق ہو تو اس سے گریز اور دوری اختیار کرنا چاہیئے

ج نمبر ۲۴۷ - توکل کامل کر کے اس کے ساتھ ملکر کھانا بھی سنت ہے جو آنحضرت نے کیا ہوا تھا اور اگر پرہیز کرے تو یہ بھی جائز ہے حدیث میں ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد یعنی جذامی سے جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔

س نمبر ۲۴۸ - بے نماز اور سود خوار سے ان کی دعوت و ضیافت کرنی اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے - یا ممنوع و حرام؟ (د - ع)

ج نمبر ۲۴۸ - جائز ہے اگر وہ خرچ جو دعوت پر صرف کیا گیا ہے کمائی سے ہو اس کی صورت یہ ہو کہ سود خوار اگر کوئی اور جائز کام کرتا ہے تو کھانا جائز ہے - بے نماز کی دعوت بھی اگر حلال کمائی سے ہے تو جائز۔

س نمبر ۲۴۹ - اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے عرسوں کے میلوں اور ہندوؤں کے مذہبی میلوں میں خرید و فروخت اور بیوپار کی غرض سے جانا درست ہے یا نہیں؟ (د - ع)

ج نمبر ۲۴۹ - اگر وہ چیزیں جو ان مقامات پر فروخت ہوتی ہیں اور جگہ نہیں ملتیں تو خرید نے کی نیت سے جانا جائز ہے جیسے جاہلیت میں صحابہ کرام خرید نے کو جاتے تھے۔

س نمبر ۲۵۰ - بعض حضرات اہل سلام و بعض مولوی صاحب اخبار بینی موجب ضلالت بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخبار بینی سے ایمان ضعیف ہو جاتا ہے کیونکہ اخباروں میں جھوٹی باتیں اور واہی تباہی ذکر درج ہوتی ہیں ایسے کام میں وقت ضائع کرنا خدا و رسول کے نزدیک گنہگار بنتا ہے لیں آیا حضرات اہل سلام اور مولوی صاحبان کے قول پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (د - ع)

ج نمبر ۲۵۰ - اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی ایک ملکی - مذہبی اخبار جیسے اہلحدیث وغیرہ یہ تو دینی کتاب کے حکم میں ہیں - ملکی اخبارات اگر بنیت اطلاع حالات دنیا دیکھے تو جائز ہے بطریق لہو و لعب منہمک ہو کر دیکھے کہ وہ قرآنی سے بھی غافل ہو جائے تو منع ہے جو چیز اللہ کے ذکر سے روکے ہے آجکل کے ملکی اخبارات عرب کے علم الانساب کے حکم میں ہیں یعنی نسبوں کا علم کہ فلاں قبیلہ فلاں سے نکلا تھا اس کی شاخیں فلاں فلاں طرف گئیں اس علم کا طریہ

اطلاع - فتووں کی غلطی پر ہم صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

# انتخاب الاخبار

**مبارک - مبارک - مبارک -** مدینہ منورہ تک ریل پہونچ گئی یکم ستمبر سے دمشق سے مدینہ منورہ تک آمد و رفت شروع ہو جائیگی +

**انجمن رفاہ المسلمین** گورکھپور کا جلسہ ۲۹ - ۳۰ اگست کو ہوگا مولوی ابوالوفا صاحب بھی مدعو ہیں +

**خدا کرے غلط ہو -** اخباروں میں یہ خبر اُڑ رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خاں اپنے بڑے بھائی امیر حبیب اللہ خاں والی کابل سے باغی ہوگیا ہے - یہانتک کہ لڑائی بھی شروع ہوگئی +

**امرتسر** میں اس ہفتہ کئی دفعہ اتنی اتنی بارش ہوئی کہ مخلوق خدا ہراسان و پریشان ہو رہی ہے - مکانات گر رہے ہیں - ہیضہ بھی بتدریج ترقی کر رہا ہے - خدا محفوظ رکھے +

**اخبار اہلفقہ** چار ہفتوں سے شائع نہیں ہوا خدا خیر کرے +

**شہزادہ** شیر زمان خان ولیعہد ریاست جوناگڈہ کا مختصر بیماری کے بعد ۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا - اخباروں کا بیان ہے کہ مرحوم نہایت لائق اور منتظم دل تھا - نوابصاحب جوناگڈہ کے اب صرف ایک لڑکا رہگیا ہے جسکی عمر ۹ سال کی ہے اب یہی لڑکا ولیعہد مقرر ہوگا +

**پونا** میں ڈاکٹری کالج کے طالب علم اننت گنیش کردی کو جسکی عمر ۱۸ سال کی ہے آتشگیر مادوں کے رکھنے کے جرم میں ۳ ماہ قید بامشقت کی سزا دیگئی

**بلوچ** بمبئی کے ۲ بلوچیوں کو سزا قید دیگئی تھی - گورنر بمبئی نے انکی باقی ماندہ سزا معاف کر کے سب کو رہا کر دیا +

**اخبار رہنما** کے پرنٹر پنڈت ناتھ بیرجی کو ۳۰ - مئی گذشتہ میں تین باغیانہ مضامین شائع کرنے کے جرم میں کلکتہ ہائیکورٹ نے ۳ سال قید سخت کی سزا دی +

**مسٹر تلک** کیطرف سے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کے لئے مسٹر کھاپرڈے وکیل ۱۵ ماہ حال کو بمبئی سے لندن روانہ ہوگئے - قانوناً مسٹر تلک کا اپیل بمبئی ہائیکورٹ میں نہیں ہو سکتا (قسمت) +

**بدایوں** میں ایک اسیر نے احاطہ عدالت میں تھانہ دار پولیس کے جوتہ مارا - اسیر گرفتار کر لیا گیا - اُس نے کہا کہ تھانہ دار نے مجھ سے جبراً جھوٹی گواہی دلوائی تھی اس سبب سے اسکے جوتہ مارا گیا - عدالت نے اسیر کو ایک سال قید سخت کی سزا دی (ثبوت ملنے پر تھانہ دار کو بھی چاہئے تھی) +

**خدیو مصر** قسطنطنیہ میں وارد ہوئے - ترکی حکام نے انکا استقبال حسب معمول کیا - سلطان المعظم نے خدیو کو شرف باریابی عطا کیا - خدیو نے بر عکس سفیر متعینہ قسطنطنیہ سے ملاقات کی +

**مراکو میں سامان جنگ کی درآمد -** ایک جرمن جہاز نے مراکو کے بندرگاہ طیطوان میں کرپ کے کارخانہ کی ۲۴ توپیں اور ۲۲۴۰ من گولہ بارود اتار کر مولا حفیظ کے ملازموں کے سپرد کر دیا +

**اخبار وقت** لکھتا ہے کہ شاہ ایران کے حکم سے بارہ ممبران پارلیمنٹ اور اٹھارہ وطن دوست ایرانیوں کو موت کی سزا دیگئی - اخبار "روح القدس" کا اڈیٹر بھی قتل کیا گیا - شاہ نے تمام مطبعوں کے بند کرنیکا حکم جاری کیا ہے علماء میں سے سید عبداللہ اور سید محمد شاہ کے سامنے قتل کئے گئے اور ملک المتکلمین کی لاش کتوں کے سامنے ڈلوائی گئی (اسی لئے شیعہ شاہ ایران کو یزید ثانی کہتے ہیں) +

**ایران** کے مجتہد اعظم نے شاہ پر کفر اور عزل کا فتویٰ دیا ہے +

**مصر** کی وزارت مالیہ نے القاہرہ میں دیوانوں کے لئے ایک شفاخانہ تیار کرنے کی غرض سے پندرہ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے - اس شفاخانے میں ۳۰۰ دیوانے رہ سکینگے +

**جرمنی** کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکوں کی قوم پارلیمنٹ قائم ہونے کے بعد وہ کام کر دکھائیگی جو دنیا کے لئے حیرت انگیز ثابت ہونگے +

**بمبئی** میں ایک متمول ہندو نے قحط کے لئے ایک سو لاوارث یتیموں کی پرورش کا ذمہ اٹھایا ہے +

**بنگال** میں پولیس کے لئے نیا ضابطہ طیار ہو رہا ہے جو لوکل گورنمنٹ میں عنقریب منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا +

**صیغہ خارجیہ** کی جانب سے اعلان شائع ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ درہ خیبر سے قافلوں کی آمد و رفت بند ہے - جو قافلہ ۲۰ جولائی کو روانہ ہونیوالا تھا وہ ایک غلط فہمی کے سبب سے روانہ نہ ہوا +

**ڈاک** کے جہاز کی رپورٹ ہے کہ بحیرہ عرب میں عدن سے بمبئی تک ابھی ہوائیں ابھی تک تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں +

ahmadimuslim.de

## دینی فتاوی

مصنفہ ... مولوی محمد عبدالجبار [illegible] غزنوی چھپکر طیار ہوگیا

[illegible] ہو چکی ہے جس میں احکام الہی [illegible] ہو بدل کرکے [illegible] ہوتا ہے [illegible]

اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جس سے ہر ایک شخص بآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینگے اور اس مجموعہ کو خرید کرکے بہا فائدہ اٹھائینگے۔ قیمت صرف [illegible] علاوہ محصولڈاک نیز مستخریدار ... ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

المشتہر

محمد یحیی غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن

مکلوڈ گنج روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

## فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

### تفسیر ثنائی

پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے مطالعہ اور ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر

ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے

تفسیر کے [illegible] کالم میں ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے بیچ

دوسرے کالم میں ترجمہ کے مطلب کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے

نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں لیے

کہ باید و شاید۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں

سردست طیار ہیں۔ چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ قیمت ۱۲؍ جلد دوم قیمت ۱۲؍

جلد سوم قیمت ۱۲؍ جلد چہارم قیمت ۱۲؍

جلد پنجم قیمت ۱۲؍

پانچوں جلد یکجا مجموعی قیمت [illegible]

## فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگالہ اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث درج ہیں۔ قیمت ۴؍

## برہان

بجواب اہل القرآن مولوی [illegible] چکڑالوی کے رسالہ [illegible] متعلقہ [illegible] کا کامل جواب قیمت ۲؍

## حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب کہ اسے دیکھکر پھر کسی سماجی کو جواب الجواب کی طاقت نہیں۔ قیمت ۸؍

## السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص ذکر۔ قیمت ۱؍

المشتہر منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

## کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے [illegible] و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتی ہیں۔ طلبا و بتیم [illegible] کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مریض کی بجربہ [illegible] دوا ابھی [illegible] کی پوری کیفیت لکھنی چاہیے۔

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور